بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اس تباہی کا ذمہ دار کون؟

خلیجی بحران کے سلسلہ میں "تحفظ حرمین شریفین موومنٹ"

ٹاکن دار

۲؍اگست ۱۹۹۰ء بروز جمعرات، عراق نے اپنے محسن، برادر اسلامی ملک کویت پر اچانک چڑھائی کردی اور بزور اس پر قبضہ جمالیا ـــــ اس حادثہ میں مسلمانانِ کویت پر کیا گزری، اس کا علم یا تو علام الغیوب کو ہے اور یا پھر اس کا اندازہ وہ لوگ کرسکتے ہیں کہ جن پر یہ قیامت بیت گئی ـــــ دنیا کے امیر ترین آزاد ملک کے باسی رات کو فکرِ فردا سے بے نیاز سوئے، لیکن صبح ہونے سے پہلے لٹ چکے تھے، پٹ چکے تھے، آزادی سے ہی ہاتھ دھو بیٹھے تھے! ـــــ وہ کہ جن کے خزانوں کے منہ پوری دنیائے اسلام میں خدمتِ دینِ حقہ کے لیے ہمیشہ کھلے رہتے تھے اب نانِ جویں تک کے لیے دوسروں کے محتاج تھے ـــــ بہت سے ایسے تھے جو خاک و خون میں نہا گئے، اور بے شمار ایسے تھے کہ چیخوں، آہوں، سسکیوں اور وحشیانہ قہقہوں کے طوفانوں میں سے گزر کر دیارِ غیر میں پناہ لینے پر بمشکل قادر ہوسکے ـــــ عالم اسلام بلبلا اٹھا، پوری دنیا ورطۂ حیرت میں ڈوب گئی، اقوامِ عالم کی نگاہیں ہر طرف سے ہٹ کر خلیج کی ہر آن بدلتی صورتِ حال پر مرکوز ہوگئیں ـــــ عراق کا یہ آدم خور، خونخوار درندہ، انسانی بھیڑیا، کہ جسے انسانی لہو کی چاٹ لگ گئی تھی، اپنے شکار کو پنجے میں دبائے، لہو بہاں جبڑوں اور خون آشام نگاہوں کے ساتھ اب سعودی عرب کی طرف دیکھ رہا تھا ـــــ سعودی عرب نے اپنے حلیفوں کو آواز دی اور ان کی فوجیں سامانِ حرب و ضرب کے ساتھ خلیج میں جمع ہونے لگیں! ـــــ دیگر ممالک کی طرح پاکستان میں بھی ان واقعات کا ردِ عمل لازمی تھا، چنانچہ معتدعین، جن کی نگاہوں میں سعودی حکومت کی سنّت دوستی ہمیشہ سے کانٹے کی طرح کھٹکتی رہی ہے، موقع پاتے ہی چلا اٹھے:

"روضۂ رسول ؐ کو مشرکوں سے پاک کرو!"

"مشرکو، سعودی عرب سے نکل جاؤ!"

"نبیؐ کے وسیلہ سے انکار کرنے والوں نے امریکہ کا وسیلہ پکڑا ہے!"

—— یہی نہیں، مجمع بازوں نے مجمعے لگائے، کیمپ لگے، چندے جمع ہونے لگے، اپنے ہی مشکل کشاؤں کی مشکل کشائی کے لیے رضاکاروں کے دستے تیار ہونے لگے! —— گو دودھ پینے والے یہ مجنوں، خون دینے والے مجنوں ثابت نہ ہو سکے تاہم ملک میں سعودی عرب کے خلاف اور صدام حسین کی حمایت میں ایک جذباتی فضا ضرور پیدا ہو گئی!

ادھر کوفیوں اور بغدادیوں کو ان کے اپنے "حرمین" کی یاد ستائی تو کچھ دوسروں کو امریکہ کی اسلام دشمنی نے موقع فراہم کیا —— آواز بلند ہوئی:

"صدام زندہ باد!"

—— "قدم بڑھاؤ، ہم تمہارے ساتھ ہیں!"

لیکن کویت کی بربادی اور اس کے بے گناہ باشندوں پر عراقی دہشت و بربریت کوئی معمولی واقعہ نہ تھا، عالمی برادری یک آواز ہوئی تو سلامتی کونسل نے ڈیڈ لائن دے دی کہ:

"پندرہ جنوری تک عراق اپنی فوجیں کویت سے نکال لے، ورنہ جنگ کے لیے تیار ہو جائے!"

اس پر چالاک بھیڑیے نے لبادہ تبدیل کیا اور امریکہ و اسرائیل کی اسلام دشمنی کے حوالہ سے نعرہ لگایا:

"ہمارا مقصد فلسطین کو آزاد کرانا ہے، پہلے اسرائیل یہاں سے رخصت ہو گا، پھر ہم کویت سے اپنی فوجیں نکالیں گے!"

—— پھر کیا تھا؟ اس نرالی منطق کو "مجاہد کی للکار" کا نام دیا گیا، ایک سیدھے سے اصولی مسئلہ کو "معرکۂ حق و باطل" بنا ڈالا گیا —— اور ایک ظالم، جارح، قاتل، لاکھوں مسلمانوں کو ہڑپ کر جانے والے خونی اژدہے، اپنی ہی مسلمان بہو بیٹیوں کی عصمتوں کے لیٹرے کو —— جو ننگِ دین بھی تھا اور ننگِ اسلاف بھی —— دورِ حاضر کا صلاح الدین ایوبی باور کرایا جانے لگا! —— تب وہ کسی کی سنتا تو کیونکر! کوئی فریاد اس کے دل پر اثر کرتی تو کیسے؟ —— عالمِ انسانیت کا ضمیر متوقع تباہی و بربادی پر چیخ رہا تھا —— اپیلیں کی گئیں، خوشامدیں ہوئیں، منتیں تک کی گئیں —— لیکن اسے "قدم بڑھاؤ، ہم تمہارے ساتھ ہیں" کی شہ ملی تو پھول کر کپا ہو گیا —— صدا لگائی:

"خلیج کی سرزمین امریکیوں کا قبرستان ثابت ہو گا!" —— اور —— طبلِ جنگ بج اٹھا! —— پھر وہ کچھ ہوا، جس کا تصور بھی ہولناک اور سوہانِ روح ہے —— آج اس المناک

خونی ڈرامے کا انجام سب کے سامنے ہے ـــــ دورِ حاضر کے اس صلاح الدین ایوبی نے باوقار شرائط قبول نہ کیے، لیکن ذلت آمیز شکست قبول کر لی! ـــــ کویت خالی ہو گیا ـــــ لیکن کس قیمت پر؟ ـــــ عالمِ اسلام کی وسیع تر، ہولناک تباہی و بربادی کے بعد! ـــــ آہ یہ خون بہا تو کس کا؟ ـــــ دولت لٹی تو کس کی! ـــــ املاک نذرِ آتش ہوئیں تو کس کی! ـــــ قوت ضائع ہوئی تو کس کی! ـــــ رسوائی سے دوچار ہوا تو کون! ـــــ اور اس کی ذمہ داری کس پر عائد ہوتی ہے؟

ـــــ کیا صرف صدام حسین پر! ـــــ نہیں، بلکہ اس کے وہ احمق حمایتی بھی اس جرم میں اس کے ساتھ برابر کے شریک ہیں کہ دورانِ جنگ جن کا شکریہ ادا کرنا اس نے ضروری سمجھا تھا، اور جنہوں نے ایک جنونی کو عالمِ اسلام کا ہیرو، مجاہدِ اسلام اور دورِ حاضر کا رجلِ عظیم قرار دے ڈالا تھا!

ـــــ تم ہوئے تم دوست جس کے، دشمن اس کا آسماں کیوں ہو؟

خلیج کی جنگ جہاں امتِ مسلمہ کا ایک بہت بڑا المیہ ہے، وہاں اس میں ہمارے لیے یہ سبق بھی موجود ہے کہ ہر جذباتی، نعرے باز کو کندھوں پر بٹھا لینا داناؤں کا شیوہ نہیں ہوتا ـــــ اور جن قوموں کا اجتماعی شعور کھو جاتا ہے، وہ قومیں مٹ جاتی ہیں، برباد ہو جایا کرتی ہیں ـــــ نیز یہ کہ ملکی اور بین الاقوامی سطح پر پالیسی امور طے کرنا ان اصحابِ فکر و نظر، وارثانِ علومِ نبوت کا کام ہوتا ہے، جو ہر معاملہ میں کتاب و سنت کو اپنا راہنما بنا لیتے ہیں ـــــ نہ کہ عوام الناس، مجھے باز قسم کے لوگوں، طالع آزما سیاست دانوں اور ان پیٹ پرست جاہل ملاؤں کا، جو دعوائے دور اندیشی رکھنے کے باوجود فرقہ پرستی کے محول سے باہر نکل کر چند قدم دور دیکھنے کی بھی استطاعت نہیں رکھتے! ـــــ کیا یہ وہی لوگ نہیں جو ہر دور میں "صدقے، واری، قرباں" کے نعرے بلند کرتے رہے ہیں، لیکن جب سعودی عرب پہ افتاد پڑی اور حرمین شریفین کے تقدس و تحفظ کا سوال اٹھا تو نہ کسی کو مکہ یاد رہا، نہ مدینہ ـــــ نہ مظلوم کی مظلومیت، نہ اسلامی اخوت ـــــ نہ اللہ کا قرآن، اور نہ ہی اس کے رسول کا فرمان! ـــــ ورنہ اس خلیجی بحران کا، جس نے پوری دنیا ئے انسانیت کو ہلا کر رکھ دیا تھا، کتاب و سنت میں کیا واضح حل موجود نہ تھا! ـــــ کیا چودہ صدیاں قبل سرزمینِ حجاز میں نازل ہونے والا یہ ارشادِ خداوندی آج بھی ہمارے سامنے من و عن موجود نہیں:

"مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعًا ـــــ الآية!" (المائدة ۵ : ۳۲)

کہ "جو شخص کسی کو ناحق قتل کرے (یعنی بغیر جان کا بدلہ لینے یا ملک میں خرابی (پیدا کرنے کی

سزا) کے، وہ (ایک شخص کا قاتل نہیں بلکہ) پوری دنیائے انسانیت کا قاتل ہے!

نیز فرمایا:

"وَلَا تَأْكُلُوْٓا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ ــــ الآية!"

(البقرة: ۱۸۸)

"آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ!"

ــــ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"وَتَعَاوَنُوْا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوٰى وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ــــ الآية!" (المائدة: ۲)

کہ نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے سے تعاون کرو، گناہ اور زیادتی کے کام میں نہیں!

نیز فرمایا:

"وَاِنْ طَآئِفَتٰنِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا ۚ فَاِنْۢ بَغَتْ اِحْدٰىهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ ــــ الآية!" (الحجرات: ۹)

"اور اگر مومنوں میں سے دو جماعتیں آپس میں لڑ پڑیں تو ان میں صلح کرا دو۔ اور اگر ایک فریق دوسرے پر زیادتی کرے، تو زیادتی کرنے والے سے اس وقت تک قتال کرو، جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی طرف لوٹ نہ آئے۔"

ان آیاتِ قرآنی میں تمام تر خلیجی تنازعہ کا مکمل حل موجود ہے ــــ قرآن مجید کی نظر میں تو ایک شخص کا قاتل بھی پوری دنیائے انسانیت کا قاتل ہے، جبکہ کویتی مسلمانوں پر جارحیت کا مرتکب کسی ایک شخص کا نہیں، بے شمار انسانی جانوں کے علاوہ اپنی ہی مسلمان بہو بیٹیوں کی عزت و آبرو کا قاتل بھی ہے ــــ مزید کہ ان کے اموال و املاک بھی اس نے جی بھر کر لوٹے ــــ تو پھر مسلمانوں کی جان و مال، عزت و آبرو کا یہ ڈاکو، صلاح الدین ایوبی کیسے بن گیا، اور اس ظلم و زیادتی میں اس کی حمایت و تعاون کس بناء پر جائز ٹھہری؟ ــــ پھر جب یہ تنازعہ اٹھ کھڑا ہوا، اور فریقین کے درمیان صلح و صفائی کی تمام تر کوششیں (نہ صرف مسلمانوں کی طرف سے، بلکہ بین الاقوامی سطح پر بھی) ناکام ہو گئیں، تو اس باغی کے خلاف طاقت کا استعمال کیوں نہ کیا جاتا؟

رہی یہ بات کہ طاقت کے اس استعمال میں غیر مسلموں کو کیوں شامل کیا گیا، تو کیا کتبِ سیرت میں مشہور معاہدہ "میثاقِ مدینہ" کی تفصیلات موجود نہیں، جس میں آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہودِ مدینہ کو شامل کیا تھا؟ ـــــــ جنگِ حنین میں کیا آپؐ نے صفوان بن امیہ سے (جو ابھی مسلمان نہیں ہوئے تھے) مدد نہیں لی! ـــــــ اسی طرح مشہور غزوہ "فتح مکہ" کا محرک کیا یہی امر نہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک حلیف مشرک قبیلہ بنو خزاعہ پر، اس کے دشمن قبیلہ بنو بکر نے چڑھائی کر دی تھی! ـــــــ آپؐ نے ان کا بدلہ لینے کے لیے اقدام فرمایا، جو فتح مکہ پر منتج ہوا! ـــــــ حقیقت یہ ہے کہ معاہدہ کے تحت، جنگ کی صورت میں غیر مسلموں سے مدد لینا اور انہیں مدد دینا، دونوں ہی کا شرعی جواز سنتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے معلوم و معروف ہے اور اہلِ علم سے یہ مسئلہ مخفی نہیں!

چنانچہ سعودی عرب والوں نے اگر یہ اقدام کتاب و سنت کی روشنی میں کیا تو وہ مشرک کیسے ہو گئے، اور کتاب و سنت کے باغی کی حمایت کرنے والے موحد کیونکر؟ ـــــــ فتویٰ بازوں کو وسیلہ کی جائز و ناجائز صورتوں کا بھی علم نہیں ـــــــ جس "وسیلہ" کو وہ شرک قرار دے رہے ہیں (اگر یہ وسیلہ ہے) تو یہ وسیلہ کی نہ صرف جائز صورت ہے، بلکہ سنتِ رسولؐ سے بھی ثابت! ـــــــ اور جس وسیلہ کو وہ جائز قرار دے رہے ہیں، وہ بصرف صریح شرک ہے، بلکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی پوری زندگی اسی کی تردید و بیخ کنی میں گزری! ـــــــ مشرکینِ مکہ اور حضورؐ کے مابین وجہ نزاع یہی شرک تھا، جسے وہ اپنے زعمِ باطل میں توحید سمجھے بیٹھے ہیں ؎

خرد کا نام جنوں رکھ دیا، جنوں کا خرد
جو چاہے آپ کا حسنِ کرشمہ ساز کرے!

خلیجی بحران کے سلسلہ میں جماعت اہلحدیث نے جو موقف اختیار کیا، مبنی برصداقت تھا اور کتاب و سنت کی تعلیمات کے عین مطابق تھا! یہی وجہ ہے کہ بحمداللہ، اس موقف پر آج حالات و واقعات نے بھی مہرِ تصدیق ثبت کر دی ہے ـــــــ اور یہ بات بطورِ تحدیثِ نعمت کہی جا رہی ہے کہ "تحفظ حرمین شریفین موومنٹ" نے اس سلسلہ میں بڑی محنت کی ہے، اور بفضلہ تعالیٰ اپنے مقصد میں اسے خاطر خواہ کامیابی بھی حاصل ہوئی ہے ـــــــ چنانچہ ملکِ عزیز میں بعض مذہبی اور سیاسی حلقوں نے جب سعودی عرب کے خلاف اور صدام حسین کی حمایت میں ایک جذباتی فضا پیدا کر دی، تو اس کے جواب میں قائدِ تحفظ حرمین شریفین موومنٹ، بڑی جرأت اور دلیری کے ساتھ میدانِ عمل میں اترے، اور راولپنڈی میں اس تحریک کی بنیاد

رکھنے کے بعد ایک باقاعدہ مہم کا آغاز کیا ـــــ اولاً ملک بھر کا دورہ کر کے مختلف شہروں میں تحریک کی شاخیں اور دفاتر قائم کئے، پھر پشاور سے کراچی تک جلسے، جلوسوں، مظاہروں وغیرہ کا اہتمام کیا ـــــ علاوہ ازیں پریس کانفرنسوں، اخباری بیانات، انٹرویوز، بینرز، سٹکرز، وال چاکنگ، اشتہارات، بڑے بڑے اجتماعات میں تقاریر، اور خطباتِ جمعہ کے ذریعے بھی انہوں نے اپنے اس موقف کی وضاحت کی کہ کویتی مظلوم ہیں اور عراق واضح طور پر جارحیت کا مرتکب ہوا ہے۔ نیز یہ کہ کویت کے بعد عراق کا دوسرا نشانہ سعودی عرب تھا، اور اسی بنا پر سعودی عرب نے اپنے تعاون کے لیے حلیف ملکوں کو دعوت دی، جس کا اصولاً، قانوناً اور شرعاً بھی اسے حق حاصل تھا ـــــ ان کی انہی بھرپور مساعی کا یہ نتیجہ تھا کہ نہ صرف عام لوگوں کو عراق کے اصل عزائم کا ادراک ہوا، بلکہ پاکستانی حکومت کی مبنی بر حکمت خارجہ پالیسی، صحیح سوچ اور خلیجی بحران کے سلسلہ میں اس کے درست موقف کو تقویت بھی ملی ـــــ اور یوں اس غلط رو کے سامنے بند باندھا جا سکا، جس میں عوام کے علاوہ بڑے بڑے جبہ و دستار والے بھی بہہ نکلے تھے ـــــ

ـــــ "اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا"

ـــــ آئندہ صفحات میں قائدِ تحریک کی انہی سرگرمیوں کی کچھ تفصیلات بطورِ قسطِ اول ہدیۂ قارئین ہیں!

(اکرام اللہ ساجد)